ریاستی سطح پر حکومتی نظام

سبق نمبر	سبق کا عنوان	مہارتیں	سرگرمی
19	ریاستی سطح پر حکومتی نظام	تنقیدی غور وفکر، فیصلہ سازی مؤثر کمیونیکیشن	ریاستی سطح پر مقنّنہ، ایگزیکیٹو اور عدلیہ کو سمجھنا

مفہوم ومعنی:

ہندوستان ایک وفاق ہے، جس میں دو سطح کی حکومتیں ہیں، یعنی ریاستی سطح اور مرکزی سطح۔ حکومت کی تین شاخیں یعنی ایگزیکیٹو، مقنّنہ اور عدلیہ موجود ہیں اور دونوں سطحوں پر کام کرتی ہیں۔

ریاستی سطح پر حکومتی نظام

- گورنر اور وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں وزارتی کونسل
- مقنّنہ گورنر و دھان سبھا و دھان پریشد
- ہائی کورٹ اور ماتحت عدالتیں

گورنر کا تقرر

گورنر، ریاست کے گورنر کا تقرر صدر ہند پانچ برس کی مدت کے لیے کرتا ہے۔

گورنر، صدر کی مرضی کے مطابق اپنے عہدے پر برقرار رہتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ صدر، گورنر کی مدت کارکردگی کے ختم ہونے سے پہلے اس کو ہٹا سکتا ہے۔ گورنر اس مدت کے ختم ہونے سے قبل استعفیٰ دے سکتا ہے۔

گورنر کے اختیارات:

گورنر کے اختیارات درج ذیل ہیں:

i) ایگزیکیٹو (انتظامی) اختیار — وہ وزیر اعلیٰ اور وزارتی کونسل کے دوسرے وزراء کا تقرر کرسکتا ہے۔ وہ ایڈوکیٹ جنرل، ریاستی عوامی سروس کمیشن کے چیئر مین اور ممبروں کا اور ماتحت عدالتوں کے ججوں کا تقرر کرسکتا ہے۔

ii) قانون سازانہ و اختیارات: گورنر ریاستی قانون ساز اسمبلی کا حصہ ہوتا ہے۔ وہ اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرسکتا ہے، یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرسکتا ہے۔ کوئی بھی بل اس کی منظوری کے بغیر قانون نہیں بن سکتا۔

iii) مالی اختیارات: سرمائے سے متعلق کوئی بھی بل گورنر کی پہلے سے حاصل کی گئی اجازت کے بغیر قانون ساز اسمبلی میں پیش نہیں کیا جاسکتا، سالانہ بجٹ کو اس کے نام سے پیش کیا جاتا ہے۔

iv) امتیازی اختیارات: اگر کسی بھی سیاسی پارٹی کو اکثریت حاصل نہیں ہوتی تو گورنر کسی فرد کو وزیر اعلیٰ بنانے کے لیے اپنے امتیازی اختیار کا استعمال کرتا ہے۔ وہ ریاست اور مرکز کے درمیان رابطہ کی کڑی ہوتا ہے۔ وہ مرکزی حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے۔

گورنراوروزارتی کونسل کے درمیان تعلق:

ریاستی ایکزیکیٹو گورنر، وزیراعلیٰ اور وزارتی کونسل پر مشتمل ہوتی ہے۔
گورنراپنے تمام اختیارات وزارتی کونسل کے مشورے سے استعمال کرتا ہے۔
وزیراعلیٰ کا تقرر اس کے ذریعہ اس صورت میں کیا جاتا ہے کہ وہ قانون ساز اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کا لیڈر ہو۔
وزیراعلیٰ وزارتی کونسل کے سبھی فیصلوں سے گورنر کو آگاہ کرتا ہے۔
حقیقی اختیارات وزیراعلیٰ کی سربراہی میں وزارتی کونسل کے ذریعہ کیے جاتے ہیں۔ تاہم گورنر محض ایک آئینی یا برائے نام سربراہ نہیں ہوتا۔ وہ مخصوص حالات کے تحت اور خاص طور سے ریاست میں سیاسی ناپائداری کی صورت میں وہ اپنے اختیارات کا مؤثر طور پر استعمال کرتا ہے۔ چنانچہ گورنر کے امتیازی، اختیارات خاص حالات میں اس کو ایک حقیقی ایکزیکیٹو بنا دیتے ہیں۔

وزیراعلیٰ اوروزارتی کونسل:

وزارتی کونسل، وزیراعلیٰ کی سربراہی میں حقیقی ایکزیکیٹو کے طور پر کام کرتی ہے۔ وزیراعلیٰ اوروزارتی کونسل کے دوسرے ممبروں کا تقرر گورنر کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ان کی مدت کارکردگی پانچ سال ہوتی ہے۔ وہ اس وقت تک اقتدار میں رہتی ہے، جب تک سے اسمبلی میں اکثریت حاصل رہتی ہے۔ اگر کسی فرد کا تقرر وزیراعلیٰ یا وزیر کے طور پر کیا جاتا ہے، تو اسے اپنے تقرر کے چھ مہینوں کے اندر دونوں میں سے کسی ایک ایوان کا ممبر بننا پڑتا ہے۔

وزیراعلیٰ اوروزارتی کونسل کے کام:

وزیراعلیٰ ریاستی حکومت کا حقیقی سربراہ ہوتا ہے۔ وزیراعلیٰ کے فرائض درج ذیل ہیں:

ریاستی وزارتی کونسل کے اجلاسوں کی صدارت کرنا اور مختلف وزراء کے کاموں میں تال میل پیدا کرنا

ریاست کے لیے پالیسیوں اور پروگراموں کو وضع کرنا

وہ وزارتی کونسل اور گورنر کے درمیان رابطہ کی واحد کڑی ہوتا ہے۔

ایسے کسی بھی معاملہ کو وزارتی کونسل کے صلاح مشورہ کے لیے پیش کرنا، جس کے بارے میں کسی وزیر نے فیصلہ کیا ہو۔

وزیراعلیٰ کی پوزیشن

وہ ریاست کا حقیقی ایکزیکیٹو سربراہ ہوتا ہے۔ وہ پالیسیاں وضع کرتا/کرتی ہے اور وزارتی کونسل کی رہنمائی کرتا/کرتی ہے۔ اگر اس کی پارٹی کو قانون ساز اسمبلی میں غالب اکثریت حاصل ہوتی ہے تو وہ انتہائی با اختیار عہدیدار بن جاتا ہے۔ تاہم مخلوط حکومت کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس کا رول محدود ہوجاتا ہے۔ اس کے حلیف اس کو اپنی خواہشات کی انجام دہی پر مجبور کرتے ہیں۔

ریاستی مقنّنہ

ہندوستان میں ہر ریاست کی اپنی مقنّنہ ہے۔ یہ دو اقسام کی ہوتی ہیں: دو ایوانی اور یک ایوانی۔ دو ایوانی مقنّنہ میں دو ایوان ہوتے ہیں۔ ذیلی ایوان اور بالائی ایوان۔ یک ایوانی مقنّنہ میں ایوان کو قانون ساز اسمبلی یا ودھان سبھا کے طور پر جانا جاتا ہے، جبکہ دو ایوانی مقنّنہ کے دو ایوانوں کو قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے طور پر جانا جاتا ہے: یعنی ودھان سبھا اور ودھان پریشد اس وقت صرف پانچ ریاستوں یعنی بہار، جموں و کشمیر، کرناٹک، مہاراشٹر اور اترپردیش دو ایوانی مقنّنہ ہے اور باقی 23 ریاستوں میں یک ایوانی مقنّنہ ہیں۔

ریاستی مقنّنہ کی بناوٹ:

ہندوستانی آئین کے مطابق کسی بھی قانون ساز اسمبلی میں 500 سے زیادہ 60 سے کم ممبر نہیں ہوسکتے۔ تاہم بہت چھوٹی ریاستوں مثلاً گوا، سکم اور میزورم کو 60 سے کم ممبروں کو منتخب کرنے کی اجازت ہے۔ ریاستی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست ذاتوں/ قبائل کے لیے سیٹیں ریزرو ہوتی ہیں۔ قانون ساز اسمبلی کے ممبروں کا انتخاب عام بالغ ووٹوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ودھان سبھا کی مدت پانچ سال کی ہوتی۔ تاہم وزیر اعلیٰ کے مشورے پر گورنر اسمبلی کی مقررہ مدت سے پہلے بھی تحلیل کرسکتا ہے۔ ہنگامی حالات کے دوران قانون ساز اسمبلیوں کی مدت کارکردگی کو ایک وقت میں ایک سال تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ قانون ساز کونسل یا ودھان پریشد کے ممبروں کی تعداد ریاستی قانون ساز اسمبلی کے کل ممبروں کی تعداد کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے، لیکن ان کی تعداد 40 سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ جموں و کشمیر کی قانون ساز کونسل میں 36 ممبر ایک استثنیٰ ہے۔

قانون ساز اسمبلی کی بناوٹ

- ایک تہائی ممبروں کا انتخاب مقامی اداروں مثلاً میونسپلٹیوں کے ممبروں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔
- دوسرے ایک تہائی ممبروں کا انتخاب قانون ساز اسمبلی کے ممبر کرتے ہیں۔
- ممبروں کے بارہویں حصہ کا انتخاب ریاست کے وہ گریجویٹ ووٹر کرتے ہیں، جن کی معینہ مدت تین سال سے اوپر ہو۔
- دوسرے بارہویں حصہ کا انتخاب اساتذہ پر مشتمل ووٹر کرتے ہیں، جن کے پاس سیکنڈری سطح سے کم کا تجربہ نہ ہو۔
- باقی چھٹے حصہ کی نامزدگی ریاست کا گورنر کرتا ہے۔
- قانون ساز کونسل کے ممبروں کا انتخاب/ نامزدگی کی مدت چھ سال ہوتی ہے۔ اس کا ایک تہائی حصہ ہر دو سال کے بعد سبکدوش ہوجاتا ہے۔
- ودھان پریشد ایک مستقل ایوان ہے۔ قانون ساز اسمبلی کے برعکس اس کو تحلیل نہیں کیا جاسکتا۔

قانون ساز اسمبلی کے کام

- **قانون سازی**
- ریاستی مقنّنہ ریاستی فہرست میں درج موضوعات کے بارے میں قانون وضع کرتی ہے۔
- عام بلوں کو کسی بھی ایوان میں پیش کیا جاسکتا ہے اور بجٹ سے متعلق بلوں کو صرف قانون ساز اسمبلی میں ہی پیش کیا جاسکتا ہے۔
- **انتظامیہ پر کنٹرول**
- ریاستی قانون ساز اسمبلی سوالات، اضافی سوالات، تحریک التوا، توجہ دلاؤ تحریک اور عدم اعتماد تحریک کے ذریعہ انتظامیہ پر کنٹرول کرتی ہے۔
- **انتخابی کام**
- ودھان سبھا کے منتخب ممبر راجیہ سبھا کے ممبروں کا انتخاب کرتے ہیں، صدر ہند کے انتخاب میں شرکت کرتے اور ووٹ دیتے ہیں۔
- **آئینی ترمیم سے متعلق کام**
- آئین کی بعض مخصوص دفعات میں ترمیم اور ان کی توثیق کے لیے ریاستی مقنّنہ کے نصف حصہ سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہائی کورٹ اور ماتحت عدالتیں

ہندوستان ہر ریاست میں ہائی کورٹ موجود ہے۔ تاہم اگر ضرورت ہوتی ہے تو ایک سے زیادہ ریاستیں بھی ایک ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں رہ سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر گوہاٹی ہائی کورٹ آسام، میگھالیہ، اروناچل پردیش، ناگالینڈ، منی پور اور تری پورہ کی ریاستوں کا مشترکہ ہائی کورٹ ہے۔ اسی طرح سے مرکز کے زیر انتظامیہ علاقے پڑوسی ریاستوں کے ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

ہائی کورٹ کی تنظیم:

ہر ہائی کورٹ میں ایک چیف جسٹس اور جج ہوتے ہیں۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور ججوں کا تقرر صدر جمہوریہ ہند کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ کسی بھی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے تقرر کے لیے صدر ہند، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے صلاح مشورہ کرتا ہے، جبکہ دوسرے ججوں کے تقرر کے لیے وہ متعلقہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے اور متعلقہ ریاست کے گورنر سے صلاح مشورہ کرتا ہے۔

صدرِ جمہوریہ ہند، ہندوستان کے چیف جسٹس کے مشورے پر ججوں کا تبادلہ ایک ہائی کورٹ سے دوسرے ہائی کورٹ میں کرسکتا ہے۔ ہائی کورٹ کے جج کے تقرر کے وقت متعلقہ فرد کو درج ذیل لیاقتوں کا حامل ہونا چاہیے: اس کو ہندوستان کا شہری ہونا چاہیے۔ ہندوستان کے علاقے میں کسی قانونی دفتر میں کم سے کم 10 سال کا تجربہ ہونا چاہیے یا کسی بھی ہائی کورٹ کم سے کم 10 سال تک ایڈوکیٹ کے طور پر کام کرنے کا تجربہ ہونا چاہیے اور یہ تجربہ کسی رکاوٹ کے بغیر تواتر کے ساتھ ہونا چاہیے۔

ہائی کورٹ کے ججوں کی مدت تقرر 62 سال کی عمر تک ہوتی ہے۔ جج کو اس ثابت شدہ خراب برتاؤ یا نااہلی کی بنیاد پر پارلیمنٹ مواخذہ عمل کے ذریعہ برخاست کرسکتی ہے۔

ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار

ہائی کورٹ کا اصل اور مرافع الیہ (اپیلی) دائرہ اختیار رہتا ہے۔

ہائی کورٹ بنیادی مشترق اور دوسرے قانونی حقوق کے نفاذ کے لیے اصل دائرہ اختیار کا استعمال کرتا ہے۔

ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی شنوائی ہائی کورٹ کرتا ہے۔

دیوانی مقدمات میں ضلعی جج کے فیصلے کے خلاف اپیل ہائی کورٹ میں پیش کی جاسکتی ہے۔

فوجداری مقدمات میں سیشن کورٹ کے فیصلے کے خلاف اس صورت میں اپیل ہائی کورٹ میں دائر کی جاسکتی ہے کہ قید کی سزا کی مدت سات سال سے زیادہ ہو۔

ہائی کورٹ ریکارڈ کی عدالت ہے۔ سبھی ماتحت عدالتیں ہائی کورٹ کے فیصلوں کی پیروی کرتی ہیں۔

ہائی کورٹ عدالت کی نافرمانی یا توہین کے لیے سزا بھی دے سکتا ہے۔

ماتحت یا ذیلی عدالتیں

ماتحت عدالتیں

دیوانی عدالتیں — فوجداری عدالتیں — محاصل عدالتیں

دیوانی عدالتیں

ان مقدمات کا تعلق دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان املاک، سمجھوتہ یا معاہدہ کی خلاف ورزی، طلاق یا مالک مکان اور کرائے دار کے درمیان تنازع جیسے معاملات سے ہوتا۔

فوجداری عدالتیں:

ان مقدمات کا تعلق چوری، ڈکیتی، عصمت دری، جیب کتری، جسمانی حملہ، قتل وغیرہ سے ہوتا ہے۔ ان مقدمات کو پولیس، ریاست کی جانب سے فوجداری عدالتوں میں پیش کرتی ہے۔

محاصل عدالتیں:

بورڈ برائے محاصل ریاستی سطح پر ہوتا ہے۔ اس کے تحت کمشنر، کلکٹر، تحصیل دار اور معاون تحصیلدار کی عدالتیں آتی ہیں۔

اپنا تجزیہ کریں

سوال: گورنر کے کوئی دو اختیار تمیزی کو اجاگر کیجیے۔

سوال: ''وزیر اعلیٰ اور وزارتی کونسل ایک ساتھ ڈوبتی اور تیرتی ہیں۔'' کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ اپنے جواب کو دو موزوں دلیلوں سے مزین کیجیے۔

سوال: کسی ریاست کے ہائی کورٹ کی تنظیم اور اس کے دائرۂ اختیار کی وضاحت کیجیے۔